کتاب التوحید

حصہ دوم

قرآنی آیت—۲

وَقَالَ تَعَالَیٰ:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالی فرماتا ہے: "اور بتحقیق ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (یہ پیغام دے کر) کہ (اے لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ پس ان میں سے بعض کو تو اللہ تعالی نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟"[5]

الفاظ کی تشریح:

علامہ محمد بن عبدالعزیز القرعاوی رحمہ اللہ کی شرح:

بَعَثْنَا	ہم نے بھیجا۔
الرَّسُولُ	وہ شخص ہے جس پر (اللہ کی طرف سے) وحی کے ذریعے شریعت نازل کی جائے اور اُسے اس کی تبلیغ (دوسروں تک پہنچانے) کا حکم دیا جائے۔[6] یہاں "رسول" نکرہ کے صیغے میں (رَسُولًا) ہے، جو تمام رسولوں کو شامل کرتا ہے۔

[5] سورۃ النحل، آیۃ: ٣٦

[6] اور نبی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اِس بات کا حکم دیا ہو کہ وہ اپنے سے پہلے والے (کسی رسول) کی شریعت کی طرف دعوت دے۔ اور اس بنا پر ہر رسول نبی ہوتا ہے، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ (دیکھیے: العقیدۃ الطحاویۃ، صفحہ ١٦٧)

اعْبُدُوا اللَّهَ	ہر طرح کی عبادت میں اسی کو یکتا مانو (ہر طرح کی عبادت اسی کے لیے خاص کرو)۔ لغوی طور پر عبادت کا مطلب: عاجزی اور بندگی اختیار کرنا ہے۔
اجْتَنِبُوا	دور رہو۔
الطَّاغُوتَ	ہر وہ چیز جس کے ذریعے بندہ اپنی حد سے تجاوز کرے، جیسے کوئی معبود، متبوع، یا ایسی چیز جس کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ کی جائے۔[7] طاغوت بہت سے ہیں، مگر ان کے سرغنہ پانچ ہیں: ۱. ابلیس، اللہ کی لعنت ہو اس پر، ۲. وہ شخص جو اللہ کے احکام کو بدل دے، ۳. وہ جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے، ۴. وہ جو (لوگوں) کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دے، ۵. اور وہ جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے اور وہ اس عبادت پر راضی ہو۔
هَدَى اللَّهُ	اللہ نے اسے بھلائی اور نیکی کی توفیق دی۔

[7] لغوی اعتبار سے "طاغوت" لفظ طغیان سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے: حد سے تجاوز کرنا۔ یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کے لیے آتا ہے، اور مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ سلفِ صالحین نے اس کی مختلف تفسیریں بیان کی ہیں، جو ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں۔ اور یہ سب بالآخر اسی تعریف کی طرف لوٹتی ہیں جو ابن القیم رحمہ اللہ نے "طاغوت" کے بارے میں بیان کی ہے، جس کا ذکر شارح نے کیا ہے۔

حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلالَةُ	اس کے کفر اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس پر گمراہی واجب اور ثابت ہو گئی۔ یہاں "ضلالت" سے مراد کفر ہے۔
سِيرُوا فِي الأَرْضِ	زمین میں عبرت اور غور و فکر کے لیے چلو پھرو اور سفر کرو۔
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ	پچھلی امتوں جیسے عاد اور فرعون کا انجام، اور ان پر جو عذاب تکذیب کرنے (جھٹلانے) کے نتیجے میں آیا۔

اجمالی تشریح:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آیتِ کریمہ میں یہ خبر دیتا ہے کہ اُس نے ہر گروہ اور قوم میں ایک رسول بھیجا، جو اُن تک (اللہ کا) پیغام پہنچائے اور انہیں اللہ کی توحید اور اس کے علاوہ تمام معبودوں کا انکار کرنے کا حکم دیں۔ اور ان رسولوں کے سامنے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

- ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے نیکی کی توفیق دی، سو انہوں نے رسولوں کی دعوت قبول کی، ان کے احکامات کی پیروی کی اور ان کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا۔
- اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں توفیق سے محروم رکھا گیا، پس انہوں نے حق سے منہ موڑا اور دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ اور نقصان اٹھایا۔

جو شخص زمین کے مختلف خطوں میں عبرت اور غور کرنے کی غرض سے سفر کرے گا، وہ عناد (ھٹ دھرمی) کرنے والے منکروں اور سرکشوں پر اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے عذاب کے آثار دیکھے گا، جیسے قومِ عاد، ثمود اور فرعون پر نازل ہوا۔

فوائد:

۱. اس بات کی وضاحت کہ لوگوں کو بے کار اور بغیر مقصد کے نہیں چھوڑا گیا۔
۲. رسالت کا تمام امتوں کے لیے عام ہونا، اور رسولوں کے درمیان کے وقفے کو محدود اور ختم کرنے کا بیان جو دین کی نشانیوں کو مکمل طور پر مٹانے کا سبب بنتا ہے۔
۳. رسولوں کا بنیادی کام اللہ کی عبادت کی دعوت دینا اور اس کے سوا ہر (معبود) کے انکار کی دعوت دینا ہے۔
۴. ہدایت کی توفیق صرف اللہ کی طرف سے ہے، اس کے سوا کسی اور کی طرف سے نہیں۔
۵. اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کا حکم دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس کو (سب کے لیے) چاہتا بھی ہو۔
۶. پہلی قوموں کے آثار میں عبرت اور غور و فکر کے لیے سفر کرنا مستحب ہے۔

توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت (اس آیت اور توحید کا باہمی تعلق):

یہ آیتِ کریمہ اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کی عبادت اس وقت تک درست اور مقبول نہیں ہے جب تک اُس کے سوا ہر (معبود) کا انکار نہ کیا جائے۔

مباحثہ:

۱. مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کیجیے:

بعثنا، الرسول، اعبدوا الله، اجتنبوا الطاغوت، هدى الله، حقت عليه الضلالة، سيروا في الأرض، عاقبة المكذبين-

۲. اس آیت کی ایک اجمالی تشریح کیجیے۔
۳. اس آیت سے پانچ فوائد نکالیے اور ہر فائدے کے ساتھ اس کا مأخذ (حوالہ) بھی بیان کیجیے۔

۴. توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت کو واضح کیجیے۔